Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ۲۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۲۵ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۹۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ر اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر، سر درد اور ضعف کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بڑے مخلص، محنتی کارکن ہیں اور سلسلہ کے پرانے خادم ہیں۔ انہیں مختلف عوارض لاحق ہیں۔ ہرنیا، جوڑوں کا درد، تبخیرِ معدہ اور آنکھوں میں موتیا کی شکایت ہے۔ دوستوں کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی۔ ربوہ)

جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"پس گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا۔ تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی یعنی چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی۔"

(خطبہ جمعہ ۲۰ ر اپریل ۱۹۷۳ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جبتک انسان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو وہ حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا

سچ بولنے کا بڑا بھاری محل وہی ہے کہ جان، مال یا آبرو کا اندیشہ ہو پھر بھی انسان سچائی کو ہاتھ سے نہ چھوڑے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ..... الخ

(الحج آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:- پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور (اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا: لَیْتَہٗ سَکَتَ۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا۔ دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اُس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرضِ نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اِسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اُس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہیں اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اُس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے۔ دُنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہو گا کہ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ نخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۷ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۲۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیاتِ الٰہی سے اعراض اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ جب بھی اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے پے در پے آسمانی نشان ظاہر کرتا ہے لیکن بالعموم ہوتا یہ ہے کہ لوگ ان نشانوں کے ظہور پر دل ہی دل میں قائل ہونے کے باوجود اوّلاً اُن نشانوں سے اعراض اختیار کرتے ہیں اور پھر ان کی تکذیب کر کے ان کا مذاق اُڑانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں سے اعراض ان کی تکذیب اور ان کے بارہ میں تمسخر و استہزاء کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ وہ نتیجہ ہمیشہ عذابِ الٰہی کی شکل میں نکلا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○ (الانعام آیت ۵)

ترجمہ:- اور ان لوگوں (یعنی نافرمان قوموں کے افراد) کے پاس اُن کے ربّ کے نشانوں میں سے کبھی کوئی نشان نہیں آیا مگر (ان کا معاملہ یہ رہا ہے کہ) وہ اس سے اعراض ہی کرتے چلے آتے ہیں۔

چنانچہ جب کامل حق کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ظہور میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کو آشکار کرنے کے لئے آسمانی نشان ظاہر فرمائے تو سابقہ نافرمان قوموں کی طرح کفارِ مکہ نے بھی ہر نشان سے نہ صرف یہ کہ اعراض کیا بلکہ اس کی تکذیب کی اور اس کا مذاق بھی اُڑایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آیاتِ الٰہی کی تکذیب اور استہزاء کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ (الانعام آیت ۶)

ترجمہ:- پس جب کامل حق (یعنی قرآن) ان (کفارِ مکہ) کے پاس آیا تو اس کا بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ اب اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جن باتوں کے متعلق وہ ہنسی کرتے تھے جلد ہی ان کے وقوع کی خبریں انہیں ملنے لگ جائیں گی۔

اور وہ خبریں وہی ہوں گی جو پہلوں کے حق میں پوری ہوئی تھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں سابقہ نافرمان قوموں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ○ (الانعام آیت ۷)

ترجمہ:- کیا ان (کفارِ مکہ) کو معلوم نہیں کہ ان سے پہلے کتنے ہی زمانوں (کے لوگوں) کو جنہیں ہم نے زمین میں اتنی طاقت بخشی تھی جتنی طاقت اس زمانہ کے لوگوں کو نہیں بخشی ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر بادلوں کو موسلا دھار بارش برساتے ہوئے بھیجا تھا اور ان سے ایسی نہریں چلائی تھیں جو اُن کے قبضہ و تصرّف میں چلتی تھیں۔ پھر ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ایک اور نسل پیدا کر دی۔

بلاشبہ آیاتِ الٰہی کی تکذیب اور استہزاء کا نتیجہ عذاب کی صورت میں نکلا کرتا ہے لیکن یہ عذاب یکدم نہیں آتا بلکہ اوّلاً اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آسمانی نشانوں کا انکار کرنے والی قوم پر ہدایت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور وہ گمراہی میں بڑھتی اور گناہوں میں ملوّث ہوتی چلی جاتی ہے اور جب وہ گناہوں میں سر سے پاؤں تک غرق ہو جاتی ہے تو فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ کا مرحلہ آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آیاتِ الٰہی کی تکذیب کے نتیجہ میں آنے والے آخری اور فیصلہ کن عذاب سے پہلے کے درمیانی زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ○

(الاعراف آیت ۱۴۷)

ترجمہ:- مَیں جلد ہی اُن لوگوں کو جنہوں نے بغیر کسی حق کے دنیا میں تکبر کیا ہے (اپنے) نشانوں سے (محروم کر کے) دُور کر دوں گا۔ اور اگر وہ ہر (ممکن) نشان بھی دیکھ لیں تو ان آیات پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر وہ سیدھا راستہ دیکھ بھی لیں تو اسے کبھی اپنائیں گے نہیں۔ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنا لیں گے۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور ان سے غفلت برت رہے ہیں۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ آسمانی نشانوں سے مُنہ پھیرنے، ان کی تکذیب کرنے اور ان کا تمسخر اڑانے کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ جو لوگ اس جُرم کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنے اس جُرم کی وجہ سے اپنے اُوپر ہدایت کا دروازہ بند کر لیتے ہیں اور گمراہی کے راستہ کو اپنا کر اس پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور گناہوں میں اس درجہ بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں کوئی مقبول نیکی بجا لانے کی توفیق ملتی ہی نہیں۔ جب وہ اس حالت کو پہنچ جاتے ہیں تو فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ کے مطابق وہ خدائی عذاب کے چکّر میں آ جاتے ہیں جو روز بروز شدت اختیار کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

جس طرح آیاتِ الٰہی کی تکذیب کا نتیجہ منکروں کے حق میں اچھا نہیں ہوتا اسی طرح اگر مومن ایمان لانے کے باوصف آسمانی نشانوں کے ظہور پر ان کی ناقدری کے مرتکب ہوں تو یہ ناقدری بھی خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے آسمانی نشانوں کے ظہور پر مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور غلبۂ حق کے لئے اور بھی زیادہ توجہ سے دعائیں کریں اور اس کی راہ میں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کریں تا خدا تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے پیار کے جلوے ظاہر فرماتا چلا جائے اور حق کا غلبہ نمایاں سے نمایاں تر ہو کر جلد اپنے کمال کو پہنچ جائے اور لوگ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں آ جائیں اور اس کی فرمانبرداری اختیار کر کے اُس کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ماتم کی حالت میں جزع فزع نہیں کرنا چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔"

(بدر ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

منجانب:- نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیڈا کے صوبہ نوا سکوشیا کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

(محترم ڈاکٹر ایس ایم شہاب احمد صاحب ڈگبی نوا سکوشیا۔ کینیڈا)

۱۸۸۶ء سے قبل اور اس کے کئی سال بعد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہیں عبادت اور مطالعہ مذاہب کے علاوہ دنیا کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہ تھا یہ کہنا سو فیصدی درست ہوگا کہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں صرف اللہ ہی اللہ تھا۔ ایک طرف تو حضور کے فنافی اللہ کی یہ حالت تھی تو دوسری طرف اللہ بھی انہیں وہ کچھ دینا چاہتا تھا جس کی انہیں کبھی کوئی خواہش نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی سنت اپنے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے پیاروں سے ایسی ہی رہی ہے۔

۱۸۸۶ء سے کئی سال قبل سے اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام سے ہم کلام ہوتا تھا۔ نیز بشارات اور الہامات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضورؑ نے خدائے کریم جل شانہ کی دی ہوئی بشارات سے متعلق ایک اشتہار دیا جن میں سے میں صرف ایک جملہ

"خدا ..... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔"

درج کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے مضمون سے اس بشارت کا تعلق ہے۔ یہ اشتہار تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۵۸-۶۲ نیز تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۴۶ میں شائع ہوا ہے۔ اور میں نے اس جملہ کو تذکرہ سے ہی نقل کیا ہے۔ اس وقت حضور کی کوئی دعوت نہ تھی نہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد پڑی تھی۔ نہ حضور کو شہرت نام و نمود اور بڑائی سے کوئی غرض تھا۔ لیکن یہ سب کچھ اس قادر مطلق کے علم اور اذن میں تھا جس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔

۱۸۸۹ء میں اللہ کے حکم سے حضورؑ نے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اور جیسے ہی حضورؑ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا مخالفت کا وہ طوفان کھڑا ہوا کہ الامان والحفیظ۔ مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح اس الٰہی نور کو بجھا دیں۔ لیکن شدید مخالفت کے باوجود پہلے یہ آواز پنجاب میں پھیلی۔ پھر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں پھر ہندوستان کی سرحد کو چیرتی ہوئی یہ آواز جاپان سے امریکہ تک پہنچ گئی۔ ایک شخص جو تنہا تھا جس کے پاس کوئی مادی طاقت نہ تھی۔ نہ کوئی مرید تھا۔ آج اس کی دعوت دنیا کے تمام ملکوں میں پہنچ گئی ہے اور ان کے مریدوں کی تعداد ایک کروڑ سے اوپر ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

احمدیت دنیا کے مختلف علاقوں میں کس طرح پھیلی۔ یہ حقائق سلسلہ کی کتب اور اخبارات میں آ چکے ہیں۔ یہاں ان باتوں کو دہرانا میرا مقصود نہیں۔ میں یہاں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا کے صوبہ نوا سکوشیا (Nova Scotia) میں احمدیت کا پیغام کیسے پہنچا۔ اور قادر مطلق خدا نے اپنی دی ہوئی بشارت کے ۹۲ سال بعد دنیا کے اس حصہ میں کس طرح اپنا وعدہ پورا کیا۔

یوں تو کینیڈا میں کئی سال سے احمدی آکر بودوباش اختیار کر رہے تھے۔ جماعت کی تنظیم ہو چکی تھی۔ مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش بھی ہو رہی تھی۔ لیکن اس ملک میں ہمارا کوئی مبلغ نہ تھا بلکہ ہم لوگ امریکہ کے مشن سے منسلک تھے۔ اور دونوں ممالک کا جلسہ بھی امریکہ میں ہی ہوتا تھا۔ مارچ ۱۹۷۷ء وہ مبارک مہینہ تھا۔ جب ہمارے نوجوان مبلغ منصور احمد صاحب بشیر اس ملک میں ہمارے پہلے مبلغ کی حیثیت سے تشریف لائے۔ ان کی آمد کے بعد جماعت میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ جماعت کی تنظیم بہتر ہوئی۔ مسجد اور قبرستان کے لئے زمین خریدی گئی۔ اب مسجد بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ایک سہ ماہی رسالہ Light کا اجراء ہوا۔ دو کامیاب جلسے ہوئے۔ احمدیہ ڈائرکٹری (Ahmadiyya Directory) شائع ہوئی جس میں اس ملک کے سارے احمدیوں کے نام اور پتے درج ہیں۔

اس ملک میں زیادہ احمدی اونٹاریو (Ontario) اور ملک کے مغربی صوبوں میں آباد ہیں اس صوبہ نوا سکوشیا میں احمدی بہت کم ہیں اس لئے مبلغ کا اس طرف آنا خرچ طلب اور مشکل تھا۔ پھر بھی انہوں نے اس علاقہ کا پروگرام بنایا۔ ان کی آمد کی اطلاع ملتے ہی میں پہلے دعا کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر رعایت اسباب کا خیال کرتے ہوئے اس علاقہ ڈگبی (Digby) اور اس کے گردونواح کے اخبارات اور ریڈیو اسٹیشن کے نمائندگان سے ان کا انٹرویو لینے کی درخواست کی۔ کچھ لوگوں کو ذاتی طور پر ان سے ملنے کی دعوت دی۔ اللہ نے اپنے وعدوں کا پاس کیا۔ اپنے عاجز بندوں کی دعا سنی۔ اور مبلغ سلسلہ کے دورہ کو اس طرح کامیاب کیا کہ ہم لوگ خود حیران رہ گئے۔

۹ ؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء وہ مبارک دن تھا۔ جب ہمارے مبلغ منصور احمد صاحب بشیر نوا سکوشیا (Nova Scotia) کے دارالخلافہ ہیلی فیکس (Halifax) تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر ہمارے مخلص دوست زبیر احمد نے ان کا استقبال کیا۔ اور انہیں لے کر ۱۵۰ میل دور کی مسافت طے کر کے انہیں خاکسار کے غریب خانہ پر لائے۔

۱۰ ؍ اکتوبر سے تبلیغ کا کام شروع ہوا۔ اس دن بھی مخلص دوست انہیں ڈگبی سے ۶۵ میل دور مغرب میں ایک چھوٹے سے شہر یارماؤتھ لے گئے۔ جہاں ریڈیو سٹیشن پر ان کا انٹرویو ہوا۔ جسے بعد میں نشر کیا گیا۔ دونوں انٹرویو دس پندرہ منٹ کے تھے۔ افسوس کہ باوجود کوشش کے مجھے ان خبروں کی نقول نہ مل سکیں۔ پھر بھی اسلام اور احمدیت کی آواز نہ جانے کتنے گھروں میں پہنچ گئی۔ پھر اسی دن یہاں کے مقامی ہفتہ وار اخبار Digby Courier نے منصور صاحب اور زبیر صاحب کا تفصیلی انٹرویو لیا۔ جو ایک گھنٹہ سے کچھ کم جاری رہا۔ اس اخبار نے اپنی ۱۹ ؍ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۲ پر اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا۔

First Islamic missionary to Canada

کینیڈا میں پہلا مبلغ اسلام

یہ خبر تین کالموں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ان دونوں صاحبان کی تصویریں بھی ہیں۔ خبر کا ترجمہ ہے۔

اسلام میں احمدیہ تحریک کے کینیڈا میں پہلے مبلغ منصور احمد بشیر گلیس بے (Glace Bay) جاتے ہوئے پچھلے ہفتہ کئی دن ڈگبی ٹھہرے۔ ان کے ہمراہ زبیر احمد تھے۔ اور دونوں ڈاکٹر شہاب احمد اور ان کے خاندان جو کوئین سٹریٹ پر رہتے ہیں کے مہمان تھے۔

منصور احمد بشیر اس تحریک کے مبلغ کی حیثیت سے ایک سال قبل ٹورنٹو آئے تھے۔ نوا سکوشیا میں ان کی یہ پہلی آمد ہے۔ Digby Courier کے ایڈیٹر سے ان کا جو انٹرویو ہوا۔ ان سے یہ سوال پوچھا گیا کہ انہوں نے کینیڈا کو کیسا پایا۔ اور انہیں اس ملک اور اپنے ملک پاکستان میں کیا فرق نظر آیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ملک دلچسپ ہے۔ لیکن کچھ سخت بھی کیونکہ لوگ بہت مشغول ہیں۔

مذہب اسلام کی تشریح کرتے ہوئے منصور احمد بشیر نے کئی اہم باتیں بتلائیں۔ انہوں نے بتلایا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے خاص رسول ہیں۔ اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے اور ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ قرآن تثلیث کی نہیں بلکہ وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ ان لوگوں کی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح اللہ کے بیٹے نہیں بلکہ اس کے ایک نبی تھے اسلام موروثی گناہ کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ بتاتا ہے کہ ہر انسان معصوم پیدا ہوتا ہے۔ اور اسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اپنے لئے غلط یا صحیح راستہ اپنا لے۔ جب ان سے عورتوں کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے بتلایا کہ اسلام دونوں جنسوں کو برابر تعلیم دیتا ہے اور عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورت کو نہ اپنے والد سے اور نہ اپنے شوہر کی جائداد سے حصہ ملتا تھا (اسلام میں) عورتوں کو شادی کرنے اور علیحدہ ہونے کا پورا اختیار ہے۔ اور روحانی اعتبار سے ان کا وہی درجہ ہے جو مردوں کا ہے۔

انہوں نے اپنے تبلیغی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام جبر کو جائز نہیں سمجھتا۔ ہم لوگ کسی کو مسلمان بنانے کے لئے کسی طاقت کا استعمال نہیں کرتے۔ ہم لوگ ساری دنیا کی خدمت کرتے ہیں اور انہیں دعوت اسلام دیتے ہیں۔ ہم لوگ کم ترقی یافتہ ممالک کی طبّی روحانی اور ہر ممکن طریق سے مدد کرتے ہیں۔ دنیا کے چالیس ممالک میں قریباً ایک کروڑ احمدی ہیں۔

مبلغ نے بتلایا کہ (دوسرے) مسلمانوں نے ٹورنٹو اور ڈارٹ ماؤتھ (Dartmouth) میں مساجد بنائی ہیں (Dartmouth) اس صوبہ کا ایک شہر ہے۔ جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

قرآن پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتلایا کہ اس کی تعلیم کے مطابق ہم لوگ تورات انجیل اور دوسری مذہبی کتب کو خدا کی طرف سے نازل شدہ مانتے ہیں۔ لیکن بعد میں انسانوں نے ان میں تبدیلی کی اور اس تبدیل شدہ حالت میں یہ کتب قابل اعتبار نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تعلیم کے مطابق قرآن ساری انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات کی تعلیم پر مشتمل ہے۔

احمدیہ تحریک کے بانی حضرت مرزا غلام احمد ۱۸۳۵ء میں ہندوستان میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ ہم احمدی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مذہب کے متعلق غلط تصور کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا تھا۔"

اسی اخبار نے اس انٹرویو کی خبر قریب کے دو شہروں سے نکلنے والے اخبارات دی مانیٹر اور دی سپیکٹیٹر کو بھیج دی جسے انہوں نے بعینہٖ اختصار کے ساتھ شائع کیا۔ یہ اخبارات بھی ہفتہ وار ہیں۔

یہاں سے ۳۵ میل مشرق میں ایک چھوٹے سے شہر برج ٹاؤن Bridge Town سے شائع ہونے والے اخبار نے اپنی ۱۸ اکتوبر کی اشاعت میں اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا۔

First Islamic Missionary to Canada visits Digby

"کینیڈا میں پہلے مبلغ اسلام کی ڈگبی میں آمد"

یہ خبر اس اخبار کے صفحہ ۲۱ پر شائع ہوئی اور دو کالموں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس اخبار میں تصویر کا ذکر ہے۔ لیکن تصویر موجود نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ تصویر وقت پر نہ پہنچ سکی۔ اس اخبار کی خبر بالکل وہی ہے جو Daily Courier کی

یہاں ڈگبی سے ۳۰ میل مشرق میں ایک چھوٹے سے شہر Annapolis Royal سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار دی سپیکٹیٹر نے اپنی ۲۵ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۲ پر دو کالموں میں تصویر کے ساتھ اس خبر کو اس عنوان کے ساتھ شائع کیا۔

Missionary Visits

مبلغ کی آمد

انگریزی عبارت کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے

"کینیڈا میں اسلام میں احمدیہ فرقہ کے پہلے مبلغ منصور احمد بشیر (دائیں جانب) نے گلیس بے Glace bay جاتے ہوئے پچھلے ہفتہ کئی دن ڈگبی میں گزارے ان کے ساتھ زبیر احمد تھے۔ اور دونوں ڈاکٹر شہاب احمد اور ان کے خاندان جو کوئین سٹریٹ پر رہتے ہیں کے مہمان تھے۔"

(افسوس کہ اس اخبار نے خبر کو بہت مختصر کر دیا)

۱۱ اکتوبر (جس دن مبلغ اسلام کے تین انٹرویو ہوئے) کو رات کے وقت ان کی قیادت میں زبیر احمد اور خاکسار نے یہاں کے ایک عالمی گرجا میں جا کر کچھ لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

۱۲ اکتوبر کی صبح کو یارماؤتھ Yarmouth سے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے سے ایک فرانسیسی ہفتہ وار اخبار Le Courrier کی نمائندہ ۶۵ میل کی مسافت طے کر کے ہمارے مبلغ کا انٹرویو لینے کے لئے خاکسار کے غریب خانہ پر خود آئی۔ یہ انٹرویو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اخبار مذکور نے اس انٹرویو کی خبر اپنی ۱۹ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۹ پر شائع کی۔ یہ خبر دو کالموں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور خبر کا عنوان ہے۔

Le message d. Islam paix et obeissance

اسلام کا پیغام امن اور (اللہ کی کامل) فرمانبرداری۔

خبر کے اوپر مبلغ اسلام کی تصویر بھی ہے۔ خبر کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے

"احمدیہ تحریک کے پاکستانی مبلغ منصور احمد بشیر کے بیان کے مطابق امن اور اللہ کی کامل فرمانبرداری ہی مذہب اسلام کا پیغام ہے۔ یہ مبلغ اللہ کی کامل فرمانبرداری اور امن کے پیغام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہ ٹورانٹو میں اس کام کے لئے تین سال کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ ان کی یہ تقرری انہیں اس بات کا موقعہ دیگی کہ وہ کینیڈا کے ایک سرے Vancouver سے دوسرے سرے Nova Scotia کا دورہ کریں گے۔ (Vancouver یہاں کا مغربی شہر ہے اور Nova Scotia مشرقی صوبہ۔ اللہ کے فضل سے بشیر صاحب ان دونوں کا دورہ کر چکے ہیں۔ ناقل)

اس تحریک اسلام احمدیت کی بنا اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی۔ انہوں نے خود کو بائیبل اور قرآن کی پیشگوئیوں کا مصداق سمجھا۔ مبلغ بشیر نے جتلایا کہ عیسےٰ نے اپنی بعثت ثانیہ کی خبر دی تھی۔ اور اس جماعت کے بانی ہی وہ موعود ہیں۔ کیونکہ انہیں حضرت عیسےٰ سے روحانی مشابہت ہے۔ (بشیر صاحب) نے بتایا کہ ان کے دورہ کا مقصد اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اصولی طور پر سارے مذاہب ایک ہی ہیں۔ اس لئے ہم لوگ کسی نئی بات کی تبلیغ نہیں کر رہے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ صرف اللہ ہی اس دنیا کا مالک ہے۔ اور ہمیں کوئی اختیار نہیں کہ دوسروں کے متعلق فیصلہ کریں اور ان پر کیچڑ اچھالیں۔ ہم سب اللہ کی ہدایت کے محتاج ہیں اور اطاعت صرف اسی کا حق ہے۔ ایسا کرنے میں ہی ہمارے لئے امن ہے اور اسلام کا یہ مقصد اور مطلب ہے۔ (امن اور اللہ کی کامل فرمانبرداری)

بشیر صاحب پاکستان سے آئے ہیں ان کی شادی ہو چکی ہے۔ اور ان کے تین بچے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ ان کا یہ کام انہیں ساری دنیا امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ اور مشرقی ممالک میں لے جائے گا۔ اس تحریک کے ماننے والوں کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ ان کے تبلیغی مراکز ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے تعلیمی ادارے اور شفاخانے قائم کئے ہیں اور اخبارات نکالتے ہیں۔ اس کے ممبران اپنی آمد کا سولہواں حصہ (اس تحریک کو) چندہ دیتے ہیں۔ اور ہفتہ کے ساتوں دن پانچ دفعہ نماز پڑھتے ہیں۔

بشیر صاحب نے بتایا کہ یہ تحریک عورتوں اور مردوں کو برابر سمجھتی ہے۔ اس نے غلامی کو مٹایا اور یہ ایک سماجی مذہب ہے۔ اس تحریک کا ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں قرآن کے دس لاکھ نسخے شائع کرے۔

اس تحریک کے موجودہ سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں جو بانی تحریک کے پوتے ہیں۔ ان کا مرکز ربوہ پاکستان ہے ان کی عبادتگاہیں مسجد کہلاتی ہیں۔ اور ان لوگوں نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنی مساجد بنائی ہیں۔"

ڈگبی سے پچاس میل دور جانب شرق ایک چھوٹے سے شہر مڈلٹن Middleton سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار دی میرر The Mirror نے بھی ہمیں منصور صاحب کا انٹرویو لینے کی گزارش کی۔ اور اس کی فرمائش پر اسے تحریراً پریس ریلیز Press Release بھیجا جس کے دو حصے تھے۔ پہلا حصہ احمدیت کے متعلق اور دوسرا حصہ بشیر صاحب کی ذات سے متعلق اس اخبار نے اپنی خبر میں پریس ریلیز کے اکثر حصہ کو حذف کر دیا۔ اور بشیر صاحب کا انٹرویو بھی نہیں لیا۔ بہر حال اس اخبار نے اپنی ۱۸ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۱۵ پر اس خبر کو شائع کیا۔ جو تین کالموں میں پھیلی ہوئی ہے خبر کا عنوان ہے۔

Missionary to Speak Here

مبلغ یہاں تقریر کے لئے آ رہا ہے۔

انگریزی متن کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"مسلمانوں کے احمدیہ فرقہ کے مبلغ منصور احمد بشیر ڈگبی تشریف لائیں گے۔

مبلغ منصور احمد بشیر ہندوستان میں پیدا ہوئے انہوں نے پنجاب یونیورسٹی پاکستان میں B.Sc کی۔ پھر اسی ملک سے دینیات کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے بطور مبلغ پاکستان میں ۳ سال کام کیا۔ پھر ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۴ء سیرالیون مشن میں کام کیا۔ اس دوران وہ ٹیچر اور ثانوی سکول کے پرنسپل بھی رہے۔ وہ کینیڈا میں اولین مبلغ اسلام کی حیثیت سے مارچ ۱۹۷۷ء میں تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے ڈیڑھ سالہ قیام کے عرصہ میں جماعت کی تنظیم کی۔ دو سالانہ جلسے منعقد کئے۔ ایک سہ ماہی رسالہ نکالا۔ اور مسجد اور قبرستان کے لئے دو قطعات زمین خریدے۔ ان دنوں وہ مسجد کی تعمیر کے کام میں بہت مشغول ہیں۔ اس مختصر عرصہ میں ان کے ذریعہ دو بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

انہوں نے وسطی اور مغربی کینیڈا کا دورہ کیا ہے۔ اور اب مشرقی کینیڈا آئے ہیں۔ ان کے دورہ کا مقصد مقامی لوگوں سے ملنا اور انہیں یہ بتانا ہے کہ صرف اسلام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔ اور ان کے مسائل حل کر سکتا ہے۔

دنیا میں ایک کروڑ سے کچھ زیادہ احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔ سوائے اشتراکی ممالک کے ساری دنیا میں ہمارے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ ہر سال ہزاروں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم لوگ صرف مبلغ کا کام ہی نہیں کرتے۔ بلکہ طبی اور تعلیمی اداروں کے ذریعہ ساری انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ خواہ ان کا رنگ مذہب اور نسل کچھ بھی ہو۔ ساری دنیا میں ہماری پانچ سو سے زیادہ مساجد۔ پچاس سے زیادہ تعلیمی ادارے اور متعدد طبی مراکز قائم ہیں۔ کینیڈا میں بھی ہم لوگ سماج کی خدمت کرتے ہیں۔"

الغرض یہ اس قادر ہی کا کام تھا جس نے چند دنوں کے اندر احمدیت کا ذکر پانچ اخبارات اور دو ریڈیو سٹیشنوں میں کرا دیا۔ اور ہزاروں گھرانوں میں احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ الحمد للہ

مسیح پاک نے خوب فرمایا ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

۱۳ اکتوبر کو جمعہ تھا بشیر صاحب نے جمعہ پڑھایا اور تربیت کا کام کرتے رہے۔ اور ۱۴ اکتوبر ہم یہاں سے گلیس بے کے لئے روانہ ہوئے

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ مشرقی کینیڈا میں ہماری تبلیغ مستقل طور پر ہوتی رہے۔ اور اللہ یہاں کی سعید روحوں کو ہمارے ساتھ ملائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

بشیر احمد خان مرحوم آف احمد نگر

اخویم بشیر احمد خان پسر سعادت حسین خان صاحب مورخہ ۲۹ مارچ کو رات کے وقت موٹر سائیکل پر ربوہ سے احمد نگر آتے ہوئے ٹرک کے ساتھ ٹکر لگنے سے وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اس وقت مرحوم کی عمر ۲۶ سال تھی۔ یوں جواں عمری کی وفات جہاں ایک طرف والدین و عزیز و اقارب کے لئے شدید دکھ اور صدمہ کا باعث ہوئی وہاں احباب کے لئے ایک عظیم سانحہ ثابت ہوئی۔ صبر و شکر اور راضی برضا الٰہی ہی ایک احمدی مسلمان کا شیوہ ہے۔ صبر اور بس صبر ہی ایک احمدی کا اثاثہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اہل خانہ اور عزیز و اقارب بھی امتحان میں پورے اترے اور مرحوم کے حق میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب میں بلند مقام سے نوازے اپنی برکتوں اور رحمتوں سے اُسے مالا مال کرے۔ آمین یا رب العالمین ۔

مرحوم ایک نیک سیرت احمدی نوجوان تھے اور دیگر احمدی نوجوانوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ تھے یہی وجہ ہے ان کی نیکی بلند کردار اور خوش خلقی کے اپنے اور غیر سبھی معترف ہیں اور جوق درجوق تعزیت کے لئے لوگ آئے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ۔

مرحوم نے والدین کی کمزور مالی حالت کے پیش نظر بمشکل میٹرک تک باقاعدہ سکول میں تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد کم عمری میں ہی اپنے چھوٹے بھائیوں اور ضعیف والدین کی کفالت کا ذمہ اپنے سر لیا۔ میٹرک کے بعد پرائیویٹ ایف اے اور بی اے کیا اس دوران تحریکِ جدید میں بطور کارکن ملازمت اختیار کی۔ تنخواہ کے علاوہ شب و روز اپنے والدین اور بھائیوں کی کفالت کے لئے بچوں کو ٹیوشن پڑھائی اور ساتھ ساتھ مزید تعلیم بھی جاری رکھی۔ اس قدر جستجو کے باوجود کبھی بھی اپنے دفتری فرائض میں کوتاہی نہ برتی بلکہ ہمیشہ افسران بالا اس کی محنت لگن اور خدمت کی تعریف کرتے رہے۔ بی اے پاس کرنے کے بعد بنک میں سیکنڈ آفیسر کے عہدہ پر ملازم ہوئے اور اپنی راست گوئی محنت اور خلوص کی وجہ سے افسران بالا اور ماتحتوں میں مقبول ہوئے۔

والدین اور بھائیوں کی خدمت کا جو فریضہ مرحوم نے سرانجام دیا وہ قابل تعریف ہے۔ ہمیشہ والدین کے فرمانبردار رہے۔ جس قدر تنخواہ ملتی پائی پائی کا حساب کر کے والدہ کے ہاتھ پر رکھ دیتے۔ اور پھر حسب ضرورت والدہ سے پیسے لیتے۔ یہ طریق شروع سے آخر تک یکساں رہا۔ والدین کی بیماری اور تکلیف پر بے چین ہو جاتے اور رات دن ان کی خدمت میں مصروف رہتے۔

جماعتی کاموں میں نہایت سرگرم رہتے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ احمد نگر کی جماعت میں ایک ادنیٰ خادم کی طرح خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ اور خلیفۂ وقت سے خاص محبت اور عقیدت رکھتے تھے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ میں مرکز کے قریب رہوں چنانچہ دورانِ ملازمت احمد نگر اور پھر لالیاں میں متعین رہے اور روزانہ ربوہ جاتے اور مرکز میں نماز اور جمعہ ادا کرنے کو ترجیح دیتے۔

علاوہ ازیں خدمتِ خلق کا بے پناہ جذبہ تھا۔ سماجی بہبود کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ نہ صرف جماعت احمدیہ سے منسلک بلکہ غیر از جماعت افراد کی خدمت کے لئے بھی ہمیشہ سرگرم رہے۔ ضرورت مندوں کے ساتھ دفتری معاملات میں رہنمائی کے لئے از خود اپنی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر ہمراہ جاتے اور لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مدد کرتے۔ آخری وقت تک سیکرٹری سماجی بہبود احمد نگر رہے۔

بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اور خاندان کے واحد کفیل تھے چھوٹے بھائی زیر تعلیم ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتے ان کی نگرانی کرتے اور جماعتی کاموں میں دلچسپی کا احساس دلاتے رہتے غرضیکہ ایک پیارا بھائی دل میں احمدیت کی تڑپ رکھنے والا نوجوان۔ لوگوں سے خیر اور بھلائی کا سلوک کرنے والا فرد اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی گزار کر مالکِ حقیقی کے حضور ۲۹ مارچ کی شب کو حاضر ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین یا رب العالمین

فقط محمد شفیع خان
الف ۳ انکم ٹیکس کالونی حسن آباد لاہور

قاضی عبد الحمید صاحب مرحوم آف لاہور

پچھلے سال اپریل کا مہینہ تھا کہ جب خاکسار کی شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں۔ میرے گھر والے ہی نہیں بلکہ رشتہ دار بھی ایک واقف زندگی کی شادی کی خوشی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ میرے خالو جان مرحوم قاضی عبد الحمید صاحب لاہور خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے ان کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہ تھا یہاں تک کہ انہوں نے میری والدہ محترمہ سے فرمایا ہوا تھا کہ آپ لوگ ہمارے گھر میں اکٹھے ہوں۔ رات یہیں رہیں اور صبح یہاں سے ہی بارات روانہ ہو گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کو شاید ہماری یہ خوشیاں منظور نہ تھیں۔ میری والدہ محترمہ تاریخ مقرر کرنے لاہور گئی ہوئی تھیں کہ وہیں ان کی موجودگی میں خالو جان کو دل کا دورہ پڑا اور ان کو ہسپتال داخل کرا دیا گیا۔ پانچ چھ دن گزر گئے اور امی جان جب واپس تشریف نہ لائیں تو ہمیں تشویش ہوئی۔ ہم ابھی لاہور جانے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ امی جان آگئیں۔ لیکن آتے ہی یہ خبر سنائی کہ قاضی صاحب کو دل کا دورہ پڑا ہے اور ان کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اس لئے اب میرا دل تو نہیں مانتا کہ تاریخ مقرر کی جائے لہذا تاریخ ملتوی کر دی گئی۔

ہم لوگ ہر وقت دعائیں کرنے لگے کہ خدا تعالیٰ میرے خالو جان کو صحت دے۔ لیکن انسان جو کہ خدائی تقدیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے۔ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ چند دنوں کے بعد ہم نے یہ خبر سنی کہ میرے پیارے خالو جان تقدیرِ الٰہی کے سامنے ہتھیار ڈال کر چہرے پر ابدی مسکراہٹ لئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

میرے خالو جان محترم میرے ساتھ بیٹوں جیسا سلوک کرتے تھے۔ میری ہر کامیابی پر خوشی کا اظہار فرماتے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے جب میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا تو خالو جان نے اس خوشی میں مٹھائی منگوا کر ہمیں کھلائی تھی اور پھر جب میں نے جامعہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا تو خالو جان مرحوم نے مجھے مبارکباد کا خط لکھا اور آئندہ کے لئے سخت محنت کی طرف توجہ دلائی۔

میرے خالو جان خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں ان پر بڑے مستقل مزاج ہنس مکھ، غریب پرور اور سلسلہ کے خادم تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں نے خالو جان کو جلسہ سالانہ کے ایام میں منتظم لاؤڈ سپیکر کی حیثیت سے سٹیج پر پایا۔

انسان خود تو قلیل عرصہ گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے لیکن اپنے پیچھے بے شمار خوبیاں اور یادگاریں چھوڑ جاتا ہے۔ جو آئندہ آنے والوں کے لئے موجب ہدایت ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ میرے خالو جان مرحوم کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے اور خالہ جان اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نارووال۔

بازیافتہ نقدی

مجھے کچھ نقدی ملی ہے جس کسی کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لے۔

انوار احمد انور
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم اپریل سے ۱۵ اپریل ۷۱ء تک چندہ مہمان خانہ مستورات کی مد میں ۱۷ ہزار سات سو پچپن روپے کی آمد ہوئی ہے قریباً ایک لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے۔ "ابھی خرچ اس وقت ہو چکے ہیں ان کی ادائیگی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ہے اس لئے وہ تمام بہنیں جنہوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا اس چندہ کی طرف توجہ دیں۔ ہر نیک کام میں ہر بہن کو شرکت کرنی چاہیئے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ سو سے زائد دینے والوں کے نام لکھوائے جا چکے ہیں بغرض دعا اور جو نئی شامل ہوں گی۔ ان کے بھی لکھوائے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات دار القضاء

مکرم بشارت الٰہی صاحب احمد نگر متصل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم نور الٰہی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۴۹/۲۱ واقع محلہ دار النصر والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور بشریٰ بی بی صاحبہ اور شمیم فردوس صاحبہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) اکرم الٰہی صاحب (۲) احسان الٰہی صاحب (۳) خالد محمود صاحب ۴۔ رحمت الٰہی صاحب ۵۔ طارق جاوید صاحب ۶۔ طلعت پروین صاحبہ ۷۔ فوزیہ تبسم صاحبہ پسران و دختران مرحوم رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم والد صاحب مرحوم متوفی تھے

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور بشریٰ بی بی صاحبہ اور شمیم فردوس صاحبہ کے نام مشترکہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(۲)

مکرم ملک محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر ۴۴/۲ بادامی باغ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ سیدہ صدیقہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم میاں شہ فضل حسین صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں مرحومہ کی ذاتی امانت ۱۴۲ تحریک جدید میں مبلغ ۱۹۰/۴ جمع ہیں۔ امانت ۳۸۷/۸ روپے صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی جنہیں رقوم مذکورہ بالا میں سے بقیہ حصہ جائیداد منہا کرنے کے بعد باقی مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) ملک محمد صدیق صاحب ۲۔ خورشید احمد صاحب ۳ محمد عمر صاحب ۴ جمیلہ ملک صاحبہ ۵۔ ملک محمد عثمان صاحب

لہذا استدعا ہے کہ رقوم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(دار القضاء ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر 7690 صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی 72 عدد رسیدات جاری شدہ ہیں۔ جماعت احمدیہ چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرما دیں اور اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری دادی جان محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد [illegible] صاحب نمبردار آف چک ۵۶۲

تحریک وقف عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وقف عارضی کے وفود ذہنی طور پر تیار ہو کر جاتے ہیں تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں جہاں تک اعتقادی باتوں کا تعلق ہے ان کا دہرانا بھی [illegible] ہماری چودہ سو سالہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اس میں غفلت کے نتیجہ میں کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ اسلامی عقاید میں بہت سی بدعات شامل ہو گئیں اور پھر وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو کھڑا کیا جن کو ہم مجدد اور مصلح کہتے ہیں ولی اور مقربین خدا کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے۔ ان کو کہا گیا کہ بدعات کو دور کرو اور اسلام کی خالص تعلیم کو پھر قائم کرو۔ جن باتوں کو لوگ بھول گئے ہیں وہ ان کو یاد کراؤ اور صحیح سچے اور حقیقی اسلام پر مسلمان کہلانے والوں کو قائم کرو اس کی ہزارہا مثالیں ہماری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۷۱ء)

عقائد میں پختگی سے عمل کی توفیق بھی ملتی ہے اس غرض کے لئے وقف عارضی کی تحریک بہت ہی مبارک ثابت ہوئی ہے۔ واقف مزید مطالعہ کر کے اپنے طور پر بھی عقائد میں پختہ ہوتا ہے اور دوسرے احباب کو بھی عمدہ تلقین کر کے عقاید میں پختگی کا باعث بنتا ہے احباب زیادہ سے زیادہ وقف عارضی میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان "ماہنامہ انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گزشتہ سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو نئی زندگی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۳۳۸ ہش (۱۹۵۹ء) کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائے۔

ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ/زعمائے کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی ایسی مجلس نہ رہے جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

گمشدہ گھڑی کی تلاش

خاکسار کی ایک گھڑی (کیمی - Camy) رسٹ واچ مع سٹیل چین چند روز ہوئے محلہ جات دار النصر، دار البرکات، دار الصدر اور دار الرحمت وغیرہ میں کہیں گر گئی ہے۔

اگر کسی دوست کو ملی ہو یا اس کا علم ہو تو براہ مہربانی خاکسار کو پہنچا کر یا مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی مکان ۳۳ کاشانہ منیب
دار النصر غربی ربوہ

ضلع فیصل آباد کو بازو کے درد کی وجہ سے تکلیف ہے۔ [illegible] بشیر احمد [illegible] شفیق احمد صاحب الیکٹریشن کے کان سے پیپ خارج ہوتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ جنوری تا مارچ ۱۹۷۹ء

(۲)

- محترم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ
- محترمہ ڈاکٹر مسز آصفہ نعیم صاحبہ کراچی
- محترم نعیم احمد چوہدری صاحب لاہور
- محترمہ رسول بی بی صاحبہ
- " آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ربوہ
- محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
- محترم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
- " مبارک احمد صاحب فیصل آباد
- " سعود احمد خان صاحب
- محترمہ مسز ملیحہ محمود صاحبہ کراچی
- محترم ضیاء اللہ خان صاحب گجرات
- " قریشی نور الحق تنویر صاحب ربوہ
- محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
- محترم حمید احمد صاحب خالد ربوہ
- " ملک صفدر علی خان صاحب کراچی
- محترمہ بیگم صاحبہ ملک صفدر علی خان صاحب کراچی۔
- محترم ناصر جاوید خان صاحب کراچی
- " صفت الرحمٰن صاحب سانگلہ ہل
- " غلام احمد صاحب سرگودھا
- " چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ۔
- محترم کیپٹن ندیم کوثر صاحب گلگت
- " محمد سلیمان صاحب انجینئر کراچی
- " حمید الدین صاحب ربوہ
- " چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ربوہ
- " محمد اسرائیل احمد صاحب اسلام آباد
- " عاشق محمد خان صاحب لودھراں
- محترم شیخ فضل احمد صاحب لاہور
- " " " " از طرف والدین مرحومین
- " سعادت علی شیخ صاحب سیالکوٹ
- " نذیر احمد صاحب ربوہ
- " مولوی محمد احمد صاحب ثاقب ربوہ
- محترمہ رضیہ چوہدری صاحبہ مظفر گڑھ
- محترم محمد اکرم صاحب جھنگ صدر
- " الحاج شیخ محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ صدر
- " نعیم احمد صاحب جھنگ صدر
- " الحاج چوہدری سراج دین صاحب جھنگ صدر
- " فلاح الدین صاحب بذریعہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر۔
- محترم چوہدری بشیر احمد صاحب جھنگ شہر
- " داؤد احمد صاحب جھنگ صدر
- " میاں رفیق احمد صاحب "
- محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ محمود احمد بشیر صاحب جھنگ صدر
- محترم چوہدری غلام محمد صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔
- محترمہ استانی جمیلہ بیگم صاحبہ جھنگ صدر
- " " صغریٰ بیگم صاحبہ
- جماعت ہائے احمدیہ لاہور۔ راولپنڈی سرگودھا۔ اسلام آباد۔ فیصل آباد۔ حیدرآباد سندھ۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ جہلم، اوکاڑہ۔ چک نمبر ۲۰۶ گ۔ب فیصل آباد۔ رحیم یار خان۔ ننکانہ۔ دودہ سرگودھا۔

اِعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ نصیرہ بیگم کا نکاح ہمراہ عزیزم تنویر احمد ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کلاس والا ضلع سیالکوٹ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۳ اپریل کو جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں محترم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم۔ اے شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر نذیر احمد۔ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ شہر)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی جناب قریشی فضل حسین شاہ صاحب جو کہ موصی ہیں اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں آجکل فیصل آباد میں میرے پاس مقیم اور شدید بیمار ہیں۔ علاج ہو رہا ہے سلسلہ کے بزرگوں اور دیگر اصحاب سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے

قریشی ظفر حسین شاہ
سینئر الیکٹریشن۔ کریسنٹ شوگر ملز۔ فیصل آباد۔

ملازمت ملنے کی خوشی میں تحفۃً خدا کا حصہ

مکرم بابو حمید احمد صاحب حنیف کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم طاہر نسیم احمد حنیف کو ڈپلومہ کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کرنے کے بعد ملازم ہونے پر پہلی تنخواہ مبلغ -/۹۰۰ روپے ملی۔ شکریہ کے طور پر اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کے بموجب میں نے عزیز کی پہلی آمد -/۹۰۰ روپے مساجد فنڈ میں ادا کر دی ہے" فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز طاہر نسیم احمد حنیف کو ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنائے اور آئندہ اسے دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور خادم دین بناوے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

مورخہ ۳-۴ را پریل ۱۹۷۹ء کی درمیانی شب بوقت ایک بجے بروز بدھ خاکسار کی نانی محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار ربوہ میں ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۷۵ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ مکرم میاں رحیم بخش صاحب مرحوم گوکھووال ضلع فیصل آباد صحابی کی بیٹی تھیں موصیہ ہونے کے علاوہ نیک، مخلص، شریف الطبع اور ملنسار تھیں۔ نیز نماز پنجگانہ، نماز تہجد اور تلاوت قرآن پاک کی عادی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سوائے ایک کے سب شادی شدہ ہیں۔ ان کے ایک داماد مکرم مولوی روشن دین صاحب واقفِ زندگی ہیں۔

اسی روز بعد نماز ظہر از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں ربوہ کے کثیر احباب نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(حنیف احمد محمود شاہد مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی)

دُعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد صدیق صاحب بی۔ اے، بی ایڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۱۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا کی پہلی بیٹی قرۃ العین تقریباً پانچ ماہ کی عمر میں مورخہ ۱۴ ۴/۷۹ بروز ہفتہ وفات پا گئی ہے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

یہ بچی مکرم منشی محمد صادق صاحب سابق مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم ملک فتح محمد صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی نواسی تھی۔

گذشتہ ہفتہ عشرہ کے دوران یہ دوسرا صدمہ تھا جو تقدیر الٰہی کے مطابق ہمیں برداشت کرنا پڑا۔ چند روز قبل برادرم عزیزم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا تھا۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ وہ خود اپنے فضل سے ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور بچی کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اشرف اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ڈھوبیدار) ۲/۱۹ شفیق منزل
محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجر اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے تاجر احباب کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں ۔۔۔۔ لیکن بعض ایسے شہر بھی ہیں جو سستی دکھا رہے ہیں ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے ان کو اپنی ہمتوں کے بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیشِ نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلانِ نکاح

حضرت پیر اکبر علی صاحبؓ کے پوتے اور محترم پیر انوار الدین صاحب (69/ E سیٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی) کے صاحبزادے مکرم پیر ابرار الدین صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ محترمہ نسرین شاہ صاحبہ بنت محترم سید یوسف شاہ صاحب آف ایبٹ آباد کے ساتھ بمبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں خاکسار نے کیا اور دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے برکت اور خیر کا موجب کرے۔ اور مثمر بثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد نور۔ مری روڈ راولپنڈی)

موصیانِ کرام کے لئے ضروری اعلان

دفتر بہشتی مقبرہ حسب قاعدہ ۴۰۹ ہر مالی سال کے اختتام پر فارم اصل آمد (سالِ گذشتہ) پُر کرنے کے لئے موصیان کی خدمت میں بھجواتا ہے لیکن بعض احباب ان فارموں کو اہمیت نہیں دیتے اور پُر کر کے نہیں بھجواتے۔ اُن کی اس لاپرواہی کی وجہ سے حسب ذیل قاعدہ کی رُو سے اُن کی وصیّت قابلِ تنسیخ بن جاتی ہے۔

قاعدہ ۴۰۹:۔ جو موصی وصیّت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیّت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیّت کو منسوخ کر دے ... جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

پس تمام موصیانِ کرام کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ مالی سال کے اختتام پر جب انہیں یہ فارم دفتر کی طرف سے موصول ہوں تو انہیں نہایت احتیاط سے پُر کر کے فوراً واپس بھجوایا کریں بصورتِ دیگر دفتر قاعدہ ۴۰۹ کے مطابق کارروائی کرنے پر مجبور ہے۔

اگر کسی موصی کو یہ فارم نہ بھی ملیں تو وہ سادہ کاغذ پر ہی مالی سال کے اختتام پر سالِ گزشتہ کی آمد سے اپنا وصیت نمبر و پتہ لکھ کر دفتر کو مطلع فرما دیا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وقفِ عارضی میں نام بار بار پیش کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"احباب وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے راستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دُور کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو اُسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اُسے مل جائے۔"

(الفضل ۲۴ر نومبر ۱۹۶۷ء)

تحریک وقف عارضی اپنی افادیت کے سبب اس امر کی متقاضی ہے کہ احباب جماعت ہر سال ایک دفعہ ضرور اس میں حصہ لیں اور جو شخص ایک سے زائد دفعہ ہر سال اپنا نام پیش کر سکتا ہو وہ خوش قسمت ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

اعلان

مختلف جماعتوں کی طرف سے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے لئے معلّمین کی ضرورت پر مشتمل درخواستیں نظارت ہذا میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔

ایسے اصحاب جو اس کام کو سرانجام دینا چاہتے ہوں وہ اپنے ضلع کے امیر یا مقامی صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ انکے قیام اور معارف کا متعلقہ مقامی جماعتیں بندوبست کریں گی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا

جانوروں کا اپھارہ

نیز گل گھوٹو، منہ کھر، کناد، زہرباد، تھنوں کی سوزش، دودھ کی کمی، واہ، گلھڑ اور ملک وغیرہ کے کامیاب نسخوں کا لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا دستی مفت حاصل کریں۔

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ضروری اطلاع

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد ماہ اپریل و مئی ۱۹۷۹ء بعض مجبوریوں کی وجہ سے اکٹھا شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴